از عدالتِ عظمیٰ

اندور ڈویلپمنٹ اتھارٹی

بنام

تارک سنگھ و دیگراں وغیرہ وغیرہ

تاریخ فیصلہ: یکم مئی 1995

[کے راموسوامی اور بی ایل ہنسریا، جسٹس صاحبان]

اراضی کے حصول کا قانون، 1894:

اراضی کا حصول-حوالہ عدالت-معاوضے میں اضافے کا حکم -کے خلاف اپیل کی یادداشت-عدالت کی فیس قابل ادائیگی- قابلِ قیمت کورٹ فیس قابل ادائیگی ہے-ایم پی کورٹ فیس ایکٹ 1870 کی دفعہ 8 کا اطلاق ہوتا ہے۔

ایم پی کورٹ فیس ایکٹ، 1870 دفعہ 8-شیڈول II- آرٹیکل 11-کا اطلاق۔

اپیل کنندہ اتھارٹی نے ایک حکم کے خلاف عدالت عالیہ میں اپیل کا یادداشت دائر کیا جس کے ذریعے ریفرنس کورٹ نے اپیل کنندہ اتھارٹی کے ذریعے حاصل کردہ اراضیوں کے لیے دعویداروں کو بڑھا ہوا معاوضہ دیا۔ اپیل کے اس یادداشت پر اتھارٹی نے مقررہ عدالتی فیس ادا کی۔ تاہم، اسٹیٹ آف ایم پی بنام گوردھنڈاس، (1993) جے ایل جے 280 میں رپورٹ کردہ اپنے مکمل بنچ کے فیصلے پر انحصار کرتے ہوئے، عدالت عالیہ نے 27.10.93 کا ایک حکم جاری کیا جس میں اپیل کنندہ-اتھارٹی کو قیمت عدالتی عدالت کی فیس ادا کرنے کی ضرورت تھی۔ اپیل کنندہ اتھارٹی نے اس عدالت کے سامنے اپیل دائر کرتے ہوئے کہا کہ وہ دعویدار نہیں ہے اور ایم پی کورٹ فیس ایکٹ 1870 کی دفعہ 8 قابل اطلاق نہیں ہے اور ایکٹ کے شیڈول II کے آرٹیکل 11 کے تحت مقرر کردہ صرف مقررہ عدالتی فیس لاگو ہوتی ہے۔

اپیلوں کو نمٹاتے ہوئے، یہ عدالت

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

قرار دیا گیا کہ: اپیل گزاروں کو قیمت عدالتی عدالتی فیس ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ سچ ہے کہ اپیل کنندہ دعویدار نہیں ہے؛ لیکن جب وہ اس ڈگری سے بچنے کی کوشش کرتا ہے، جو ریفرنس کورٹ کی طرف سے بنایا گیا ہے، تو اس کا مطلب یہ ہونا چاہیے کہ اپیل کنندہ ریفرنس کورٹ کی طرف سے مقرر کردہ زیادہ معاوضے کی رقم سے بچنے کی کوشش کر رہا ہے، جیسا کہ اراضی کے مالکان نے دعوی کیا ہے۔ لہذا، اپیل کنندہ کو اپیل کے یاداشت پر عدالتی فیس اس حد تک ادا کرنے کی ضرورت ہے جس حد تک اپیل کنندہ مرکزی ایکٹ کے تحت ریفرنس کورٹ کی طرف سے دیے گئے زیادہ معاوضے سے بچنا چاہتا ہے۔ جب دفعہ 54 کے تحت اپیل دائر کر کے اس کی قانونی حیثیت کو چیلنج کیا جاتا ہے، تو جس رقم کے لیے اپیل دائر کی جاتی ہے اس کا فرق، دفعہ 8 کے تحت عدالت کی فیس ادا کرنا ضروری ہے۔ شیڈول II کے آرٹیکل 11 کا کوئی اطلاق نہیں ہے، کیونکہ یہ واضح طور پر ایم پی کورٹ فیس ایکٹ کے دفعہ 8 کے تحت آتا ہے۔

سی جی کنشام داس و دیگراں بنام کلکٹر آف مدراس، اے آئی آر (1987) ایس سی 180، پر انحصار کیا گیا۔

دیوان برادراں بنام سنٹرل بینک آف انڈیا بمبئی، [1976] ضمنی ایس سی آر 664، ناقابل اطلاق قرار دیا گیا۔

ریاست ایم پی بنام گوردھنداس، (1993) جے ایل جے 280، منظور شدہ۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 5645-46، سال 1995۔

ایف اے نمبر 204، سال 1993 میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 27.10.93 کے فیصلے اور حکم سے۔

وی آر ریڈی ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل اور وویک گمبھیر اپیل کنندہ کی طرف سے۔

جواب دہندگان کے لیے نیرج شرما، ساکیش کمار اور ایس کے اگنیہوتری۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا: اجازت دی گئی۔

اپیل کنندہ نے اراضی کے حصول کے قانون، 1894 (مختصر طور پر، 'مرکزی قانون') کے تحت اراضی حاصل کی اور دفعہ 18 کے تحت حوالہ پر ضلع جج، اندور نے معاوضے کو 25,000 روپے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سے بڑھا کر 88,000 روپے فی ہیکٹر کر دیا۔ اس سے ناخوش ہو کر، اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ میں اپیل کا یادداشت دائر کیا اور مقررہ عدالتی فیس ادا کی۔ 27.10.83 کے حکم کے ذریعے، اپیل کنندہ کو قابلِ قیمت عدالت کی فیس ادا کرنے کے لیے کہا گیا۔ حکم نامے پر سوال اٹھاتے ہوئے، اپیل کنندہ نے خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں دائر کیں۔

عدالت عالیہ نے ریاست ایم میں رپورٹ کیے گئے اپنے مکمل بنچ کے فیصلے پر انحصار کیا ہے: پی بنام گوردھنداس، (1993) جے ایل جے 280۔ فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر شری وی آر ریڈی کی بنیادی دلیل ہے کہ اپیل کنندہ دعویدار نہیں ہے۔ ایم پی کورٹ فیس ایکٹ، 1870 (مختصر طور پر، 'ایکٹ') کی دفعہ 8 کا اس معاملے میں حقائق پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔ ایکٹ کے شیڈول II کا آرٹیکل 11 لاگو ہوتا ہے اور اس لیے انہیں صرف اس کے تحت مقرر کردہ مقررہ عدالتی فیس ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ وہ اس سلسلے میں فل بینچ کے فیصلے کی درستگی کا بھی جائزہ لینا چاہتا ہے۔

متعلقہ تنازعات پر غور کرنے کے بعد، ہمارا خیال ہے کہ ایم پی کی عدالت عالیہ کے فل بینچ نے قانون کو درست طریقے سے مرتب کیا ہے۔ سنٹرل ایکٹ کے دفعہ 3 (ڈی) میں 'عدالت' کی تعریف اصل دائرہ اختیار کی پرنسپل سول کورٹ کے طور پر کی گئی ہے۔ مرکزی قانون کی دفعہ 18 دعویدار یا اراضی کے مالک کو حوالہ طلب کرنے کا حق دیتی ہے۔ کلکٹر کو اراضی کی پیمائش یا معاوضے کی رقم کے حوالے سے دعویدار کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراض کے تعین کے لیے حوالہ دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کے بعد، کلکٹر دفعہ 19 کے تحت مقرر کردہ طریقے سے عدالت میں بیان دینے کا پابند ہے۔ اس کی وصولی پر، دفعہ 20 کے تحت، عدالت کو دفعہ 22 کے تحت اس میں مذکور نوٹس جاری کرنا ہے، عدالت سول عدالت کے طور پر کارروائی کرتی ہے۔ سی پی سی کے دفعہ 2 کی ذیلی دفعہ (2) ڈگری کی وضاحت کرتی ہے اور ایکٹ کے دفعہ 2 (14) میں 'آرڈر' کی وضاحت کی گئی ہے۔

اس عدالت نے سی جی کنشام داس و دیگراں بنام مدراس کے کلکٹر، اے آئی آر (1987) ایس سی 180 میں، غیر منقولہ جائیداد کے حصول اور حصول ایکٹ (30، سال 1952) کی دفعہ 11 کے تحت اپیل کے دائرہ کار اور تامل ناڈو کورٹ فیس ایکٹ کی دفعہ 51 کے تحت عدالت کی فیس ادا کرنے کی ریاست کی ذمہ داری پر غور کرتے ہوئے، تنازعہ پر غور کیا اور کہا کہ ثالث کا ایوارڈ ایک مجاز اتھارٹی کے فیصلے کا باضابطہ اظہار ہے۔ مزید بر آں، یہ ایک فیصلہ ہے جو فریقین پر اس کارروائی کا پابند ہے جس میں یہ کیا جاتا ہے۔ لہذا، یہ سوال کہ آیا زیر بحث حکم قابل عمل ہے یا نہیں، عدالتی فیس کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document

ادائیگی سے متعلق نقطہ کا تعین کرنے کے مقصد کے لیے غیر متعلقہ معلوم ہوتا ہے۔ تامل ناڈو کورٹ فیس ایکٹ کی دفعہ 51 اور سی پی سی کی دفعہ 2(2) اور 2(14) پر غور کرتے ہوئے، اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ ایکٹ کے تحت معاوضہ دینے کا حکم، دفعہ 2(14) کے تحت ایک حکم ہے۔ جب تامل ناڈو کورٹ فیس ایکٹ کی دفعہ 51 کے تحت اپیل دائر کر کے اس پر اعتراض کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، تو اپیل کنندہ یقینی طور پر ایکٹ کے تحت دیے گئے معاوضے سے بچنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے۔ لہذا، یہ قانونی اتھارٹی کی طرف سے دیا گیا حکم ہے۔ اس کے مطابق، اپیل گزاروں کو اپیل کی یادداشت کی قیمت پر عدالت کی فیس ادا کرنے کی ضرورت تھی۔

یہ مقدمہ کنشام داس کے معاملے کے مقابلے میں اونچے مقام پر کھڑا ہے۔ یہاں ماتحت جج، جو حوالہ سے نمٹتا ہے، معاوضے کا تعین کرنے کے لیے مرکزی ایکٹ کے تحت ایک سول عدالت ہے۔ دفعہ 26(2) پر عمل کرتے ہوئے، اس کا ایوارڈ سی پی سی کی دفعہ 2(2) کے معنی میں ایک ڈگری ہے۔ یہ مرکزی ایکٹ کے تحت حاصل کی گئی اراضی کے معاوضے یا پیمائش کے بارے میں فیصلے کا باضابطہ اظہار ہے۔ یہ ایک حتمی عدالتی فیصلہ بھی ہے، جب تک کہ قانون کے مطابق کسی دوسرے فورم میں اس سے گریز نہیں کیا جا سکتا؛ اور اس سے صرف مرکزی ایکٹ کی دفعہ 54 میں تجویز کردہ اپیل دائر کر کے بچا جا سکتا ہے۔

اس تناظر میں، ایم پی کورٹ فیس ایکٹ کے دفعہ 8 کو نوٹ کرنا متعلقہ ہے جو اس طرح پڑھتا ہے:

"معاوضے سے متعلق حکم کے خلاف اپیل کے میمو پر فیس:—

عوامی مقصد کے لیے حصول اراضی کے لیے فی الحال نافذ کسی قانون کے تحت معاوضے سے متعلق حکم کے خلاف اپیل کی یادداشت پر اس قانون کے تحت قابل ادائیگی فیس کی رقم کا حساب اپیل کنندہ کی طرف سے دی گئی رقم اور دعوی کی گئی رقم کے درمیان فرق کے مطابق کیا جائے گا۔

یہ سچ ہے کہ اپیل کنندہ دعویدار نہیں ہے۔ لیکن جب اپیل کنندہ اس ڈگری نامے سے بچنے کی کوشش کرتا ہے، جو حوالہ عدالت کی طرف سے بنایا گیا ہے، تو اس کا مطلب یہ ہونا چاہیے کہ اپیل کنندہ حوالہ عدالت کی طرف سے مقرر کردہ زیادہ معاوضے کی رقم سے بچنے کی کوشش کر رہا ہے، جیسا کہ اراضی کے مالکان نے دعوی کیا ہے۔ لہذا، اپیل کنندہ کو اپیل کی یادداشت پر عدالت کی فیس اس حد

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تک ادا کرنے کی ضرورت ہے جس پر اپیل کنندہ مرکزی ایکٹ کے تحت ریفرنس کورٹ کی طرف سے دیے گئے زیادہ معاوضے سے بچنا چاہتا ہے۔ جب دفعہ 54 کے تحت اپیل دائر کر کے اس کی قانونی حیثیت کو چیلنج کیا جاتا ہے، تو جس رقم کے لیے اپیل دائر کی جاتی ہے اس کا فرق، دفعہ 8 کے تحت عدالت کی فیس ادا کرنا ضروری ہے۔ شیڈول II کے آرٹیکل 11 کا کوئی اطلاق نہیں ہے، کیونکہ یہ واضح طور پر ایم پی کورٹ فیس ایکٹ کے دفعہ 8 کے تحت آتا ہے۔

دیوان برادراں بنام سینٹرل بینک آف انڈیا، بمبئی [1976] ضمنی ایس سی آر 664 میں اس عدالت کے فیصلے، جس پر جناب وی آر ریڈی نے انحصار کیا ہے، اس معاملے کے حقائق پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔ اس میں خصوصی ٹریبونل تشکیل دیا گیا اور تنازعات کے تعین کے لیے ٹریبونل میں درخواست دی جانی تھی۔ مخصوص زبان کے پیش نظر، اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ سی پی سی کی دفعہ 2 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت مقرر کردہ معیارات کو پورا نہیں کیا گیا ہے۔ لہذا، حکم ایک ڈگری نہیں ہے اور درخواست سی پی سی کی ضرورت کے مطابق شکایت نہیں ہے۔ لہذا، یہ فیصلہ کیا گیا کہ یادداشت آف اپیل پر مقررہ عدالتی فیس ادا کرنا ضروری ہے۔ لیکن، جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، چونکہ ایکٹ نے مرکزی ایکٹ کے تحت عدالت کو اصل دائرہ اختیار کی ایک قائم شدہ سول کورٹ کے طور پر مانا ہے اور مقابلہ کرنے والے فریقوں کے درمیان معاوضہ حاصل کرنے کے لیے پیمائش یا معاوضے یا حق کے حوالے سے اعتراض کا حتمی تعین کرنے کا اختیار اور دائرہ اختیار عطا کیا ہے، یہ سی پی سی کے تحت ایک سول کورٹ ہے اور سول کورٹ کا ایوارڈ دفعہ 26(2) کے تحت مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 2 کی ذیلی دفعہ (2) کے معنی میں ڈگری سمجھا جاتا ہے۔

لہذا، اپیل گزاروں کو قابلِ قیمت کورٹ فیس ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ اپیل گزاروں کو عدالتی فیس کی کمی کی ادائیگی کے لیے آج سے دو ماہ کا وقت دیا جاتا ہے۔ اپیلوں کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

اپیلوں کو نمٹا دیا گیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document